بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ہفتہ وار نمبر
الفضل
قادیان
ایڈیٹر غلام نبی
یوم یک شنبہ

جلد ۳۰	۱۵ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش	۲۷ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ	۱۵ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء	نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل نصف شب کے بعد دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں نقرس کا شدید درد اٹھا۔ اور دوپہر تک بہت تکلیف رہی۔ مگر اب کافی افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب کو آج بخار اور درد سر دونوں میں قدرے تخفیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق آج لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ بخار نارمل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۲)

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۲۷ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

گندم کی نایابی کے پیش نظر تاجروں اور متموّل اصحاب کا فرض

اسلام کی تعلیم اور اس کے جملہ احکام اپنی نفع مندی اور دل ربائی میں بے مثال ہیں۔ آج ہمارے ملک میں قحط کے آثار نمایاں ہیں۔ اور خوفناک مستقبل کا خطرہ محسوس کر کے سرمایہ دار اناج کو سمیٹ رہے ہیں۔ جس سے غرباء کو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ اور مساکین نان شبینہ کے لئے در بدر پھر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر اس بارے میں اسلامی تعلیم کا جاننا اور اس پر عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا بار بار اور مختلف پیرایوں میں حکم دیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور شفقت خدا کو پانے کا ایک قریب ترین راستہ ہے۔ اور غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے بہترین طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا اقتحم العقبة وما ادراک ما العقبة فک رقبة۔ او اطعام فی یوم ذی مسغبة یتیما ذا مقربة۔ او مسکینا ذا متربة (البلد) کہ انسان کیوں مشکل گھاٹی کو عبور کر کے اور مشقت کو جھیل کر مجھ تک نہیں پہنچ جاتا۔ وہ گھاٹی یہ ہے۔ کہ اسے چاہیئے۔ کہ غلام کو آزاد کرائے۔ مقروضوں کے قرضے ادا کرے اور قحط و بھوک کے ایام میں قریبی یتیموں یا عام مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ مصیبت و تنگی کے وقت میں یتامیٰ، بیواؤں اور دیگر مساکین کے کھانے کا خاص اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فکلوا منها واطعموا البائس الفقير (الحج ۲۸) فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر۔ (الحج ۳۶) کہ قربانیوں میں سے خود بھی کھاؤ۔ اور محتاجوں، فقیروں اور تنگ دستوں کو بھی کھلاؤ۔

تیسرے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ ویطعمون الطعام علیٰ حبه مسکینا ویتیما واسیرا۔ انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا (الدھر ۸-۹) کہ وہ اللہ کی محبت پر، کھانے کی ضرورت کے باوجود مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کو صرف اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کھلا رہے ہیں۔ آپ سے کوئی بدلہ یا شکریہ نہیں چاہتے۔ چوتھے موقعہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جہنم میں جانے والوں پر یوں فرد جرم لگایا جائے گا۔ انه کان لا یؤمن بالله العظیم ولا یحض علیٰ طعام المسکین فلیس له الیوم ھھنا حمیم (سورۃ الحاقہ) کہ یہ شخص خدائے عظیم پر ایمان نہ رکھتا تھا اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دیا کرتا تھا پس آج اس کا یہاں کوئی ہمدرد اور رشتہ دار نہیں۔ پانچویں جگہ اللہ تعالیٰ نے مکذبین کا ایک بڑا گناہ یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ کلا بل لا تکرمون الیتیم ولا تحاضون علیٰ طعام المسکین (الفجر) تم یتیموں کا کوئی اعزاز نہیں کرتے۔ اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لئے دوسروں کو ترغیب نہیں دیتے۔ چھٹے موقعہ پر فرمایا۔ ارایت الذی یکذب بالدین فذٰلک الذی یدع الیتیم ولا یحض علیٰ طعام المسکین (الماعون)۔ کہ قیامت کا منکر ہی ایسا ہوتا ہے۔ کہ یتیموں کو دھتکارے اور مسکینوں کے کھانے کی ترغیب نہ دے۔ ساتویں جگہ فرمایا۔ کہ دوزخیوں سے پوچھا جائیگا۔ کہ تمہارے دوزخ میں جانے کا کیا موجب ہے تو وہ جواب دیں گے۔ لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین کہ ہم نماز نہ پڑھا کرتے تھے۔ اور مسکینوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ آٹھویں آیت اس بارے میں یوں ہے واذا قیل لھم انفقوا مما رزقکم الله قال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء الله اطعمه ان انتم الا فی ضلال مبین (یٰس) کہ جب کفار سے کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کے دیئے ہوئے میں سے اس کے بندوں کے لئے خرچ کرو۔ تو وہ مومنوں کو کہتے ہیں۔ کہ یہ تمہاری کھلی گمراہی ہے۔ کہ ایسی تعلیم دیتے ہو۔ اگر اللہ کا منشا ہوتا کہ ان کو کھلائے۔ تو خود کھلاتا۔ یہ کافر ہی گمراہ ہیں۔

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے۔ کہ تنگی اور قحط کے ایام میں مسکینوں اور غریبوں کو کھانا کھلانا خدا کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے۔ اہل اللہ اور اولیاء کا نشان یہ ہے۔ کہ خود بھی محتاجوں اور مساکین کی خبر گیری کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ان کے کھلانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ مسکینوں کو استطاعت کے باوجود کھانا نہ دینا جہنم میں لے جانے والا گناہ ہے۔ اگر خود نہ کھلا سکے۔ تو کم از کم ذی ثروت اصحاب کو توجہ دلانا بھی مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت نے اس دارالعمل میں بعض کو امیر اور بعض کو غریب بنایا ہے۔ تا اس طریق سے انسان کی اندرونی استعدادیں ترقی کریں۔ لیکن وہ بخیل اور کنجوس جو یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر خدا نے ان کو نہیں دیا۔ تو ہم کیوں دیں۔ قرآن مجید نے ان کو بے ایمان اور گمراہ قرار دیا ہے۔

قرآن مجید نے اس ترغیب و ترہیب کے علاوہ بعض معذوریوں اور شرعی جرموں کا کفارہ یہ قرار دیا ہے۔ کہ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے (۱) سورہ بقرہ میں فرمایا۔ کہ جو شخص بڑھاپے وغیرہ کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھ سکے۔ تو روزانہ ایک مسکین کو کھانا دے (۲) سورہ مائدہ میں فرمایا کہ اگر حج کے احرام کی صورت میں کوئی شکار کرے تو اسے ایک سزا یہ ہوگی۔ کہ کم از کم تین مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (۳) پھر سورہ مائدہ میں دوسری جگہ فرمایا۔ کہ بے جا قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو اپنے کھانے کی مانند کھانا کھلاؤ (۴) سورہ مجادلہ میں فرمایا۔ کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں بہن کہہ دیتے ہیں۔ ان کی ایک سزا یہ ہے۔ کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند احادیث بھی مشکوٰۃ المصابیح سے درج کر دی جائیں۔ جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کی ضرورت کے باوجود غلہ کو بند کرنے سے (احتکار) منع فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں من احتکر فھو خاطی. جو احتکار کرتا ہے وہ گنہگار ہے۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون۔ جو غلہ لاکر رفاہ عام کے لئے فروخت کرتا ہے۔ اللہ اس کو رزق دے گا۔ اور جو لوگوں کی ضرورت کے باوجود غلہ دبا کر بیٹھ جاتا ہے تا گراں نرخ بیچے وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے۔ من احتکر علی المسلمین طعامھم ضربہ اللہ بالجذام والافلاس جو مسلمانوں کے کھانے کی اشیاء ان سے روکے خدا اسے جذام اور تنگ دستی میں مبتلا کرے من احتکر طعاماً اربعین یوماً یرید بہ الغلاء فقد برئ من اللہ و برئ اللہ منہ۔ جو شخص ضرورت کے وقت چالیس دن تک غلہ روکے رکھے۔ تا اسے اور مہنگا بیچے خدا اس سے بیزار ہے۔ اور وہ خدا سے بیزار ہوگا۔ بئس العبد المحتکر ان ارخص اللہ الاسعار حزن و ان اغلاھا فرح۔ احتکار کرنے والا انسان کیسا بُرا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ بھاؤ سستا کر دیتا ہے۔ تو اسے غم لاحق ہو جاتا ہے۔ اور اگر گرانی بڑھ جاتی ہے۔ تو خوش ہوتا ہے من احتکر طعاماً اربعین یوماً ثم تصدق بہ لم یکن لہ کفارۃ۔ جو شخص چالیس دن تک غلہ بند کر دیتا ہے۔ پھر اگر وہ غلہ صدقہ بھی کر دے۔ تب بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا۔

ان احادیث کی بناء پر فقہاء امت کا اتفاق ہے۔ کہ احتکار ممنوع ہے۔ اور سخت ناپسندیدہ۔ اس میں غلہ جمع رکھنے والے کی بدنیتی پائی جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ بنی نوع انسان کو اس غلہ کی احتیاج ہو۔ اور ملک میں قحط پڑ رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عام حالات کے پیش نظر سوال کیا گیا۔ کہ "بعض آدمی غلہ کی تجارت کرتے ہیں۔ اور اور خرید کر اسے رکھ چھوڑتے ہیں جب مہنگا ہو جائے اسے بیچتے ہیں۔ کیا ایسی تجارت جائز ہے"؟

حضور نے فرمایا۔

"اس کو مکروہ سمجھا گیا ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ میرے نزدیک شریعت اور ہے۔ اور طریقت اور ہے۔ ایک آن کی بدنیتی بھی جائز نہیں۔ اور یہ ایک قسم کی بدنیتی ہے۔ ہماری غرض یہ ہے کہ بدنیتی دُور ہو"۔ (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

جب عام حالات میں شریعت کی روح یہ ہے جو مندرجہ بالا الفاظ میں بیان ہوئی۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایام قحط میں کسی شخص یا اشخاص کا غلہ دبا کر بیٹھ جانا اور بنی نوع آدم کو بھوکوں مرتے دیکھنا بالکل حرام اور سخت گناہ ہے۔ یہ طریق قوم و ملک کے لئے سخت مہلک ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ ذی ثروت اصحاب ان خطرناک ایام میں مساکین کے کھانے کا خاص خیال رکھیں۔ اور تاجر لوگ غلہ چھپانے یا دبانے کی بجائے اسے پبلک میں فروخت کریں۔ تا کوئی انسان بھوک سے نہ مرے

خاکسار ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

محمود آباد۔ ۱۰ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل بعد دوپہر ناصر آباد سے محمود آباد تشریف لائے۔ اور حضور نے بوقت شام کھیتوں اور زمینوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضور کے اہلبیت بھی ہیں۔ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور اہلبیت بھی خیریت سے ہیں۔ حضور شام کو واپس ناصر آباد تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ کے مبلغین کی یوپی میں خوشکن تبلیغی مساعی

از ۱۷ الغایت ۲۶ فروری ۱۹۴۲ء

مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں

۱۷ فروری کو ہم لکھنؤ سے کانپور پہونچے۔ راستہ میں خاکسار کی گفتگو ایک ہندو دوست سے مسئلہ توحید پر ہوئی۔ چند لوگ ہمارے قریب آگئے۔ میں نے دوران گفتگو میں بعض وید منتر پڑھے اور ان کی مناسب تشریح کی ایک منتر کی تشریح پر ایک پنڈت نے مجھ سے اختلاف ظاہر کیا۔ لیکن میں نے جب اس کی تائید میں چند حوالہ جات پیش کئے۔ تو خود انہوں نے اور دیگر ہندوؤں نے بھی میری تشریح سے اتفاق کیا۔ اس طرح اس ڈبہ کے مسلمانوں میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ ایک مسلمان ریلوے ٹکٹ چیکر بھی ہمارے پاس بیٹھ گئے۔ اور مولوی عبد المالک خان اور گیانی عباد اللہ صاحب سے مختلف سوالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دریافت کرتے رہے۔ نبوت کے متعلق جو تشریح مولوی صاحب نے ان کے سامنے پیش کی اس کو سنکر وہ بہت حیران ہوئے اور کہا کہ جو معانی ہمارے علماء بتاتے رہے ہیں۔ ان سے تو یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری اور ہم مرتبہ نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ مگر حقیقت تو اس کے خلاف نکلی۔ گیانی صاحب نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جنگ والی نظم لکھا دی۔ جس کو انہوں نے بڑی حیرت سے پڑھا۔

کانپور میں بعض غیر احمدی ہماری قیام گاہ پر آئے۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ان میں سے ایک صاحب نے بخاری کی حدیث فاقول کما قال العبد الصالح اور سورۂ مائدہ کی آیت کو نوٹ کر لیا۔ اس کے علاوہ مولوی ثناء اللہ اور عبد اللہ آتھم کی پیشگوئیوں پر بات چیت ہوئی۔ مولوی عبد المالک صاحب نے تفصیلی طور پر ان کا جواب دیا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

ہم تینوں ایک ہندوؤں کی دوکان پر بعض سنسکرت کی کتب خریدنے کو گئے۔ ایک دوکان پر ایک عالم پنڈت نے سنسکرت میں گفتگو شروع کر دی خاکسار نے اس کا جواب بھی سنسکرت میں دیا ہندو کافی تعداد میں ہمارے ارد گرد جمع ہو گئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک محبت سے باتیں ہوتی رہیں۔ لوگوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا کہ ایک مسلمان سنسکرت پڑھا ہوا ہے۔ اور ایسی اچھی صاف زبان بولتا ہے۔ کہ ہندو بھی نہیں بول سکتے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے شہر میں منادی کرائی گئی۔ کہ جماعت احمدیہ کے علماء اتحاد اور امن پر تقاریر کریں گے۔ لیکن افسوس بارش کی وجہ سے لوگ زیادہ نہ آسکے۔ تاہم جلسہ ہوا جس میں پہلی تقریر مولوی عبد المالک خان صاحب نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں اگر امن قائم ہو سکتا ہے

(بقیہ مدینۃ المسیح)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بغرض علاج امرتسر تشریف لے گئے ہیں:۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے کل بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالبرکات میں دارالشیوخ کے یتامٰے کے آٹا کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ جس پر اسی وقت دوستوں نے ۶۱ روپے گیارہ آنے کے وعدے کئے۔ جن میں سے ۵۲ روپے گیارہ آنے وصول بھی ہو گئے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ دارالشیوخ کے یتامٰے کی امداد کے لئے رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں:۔

کل بعد نماز مغرب جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے محلہ مسجد فضل کے انصار اللہ کے کام کا اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ اور مولوی نور الحق صاحب مہتمم تربیت و اصلاح نے محلہ مسجد فضل کے خدام و اطفال کے کام کا معائنہ کیا۔ اور مناسب ہدایات دیں:۔

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت اھڈوال بغرض تربیت گئے ہیں:

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۵)

یہ حصہ پیشگوئی کہ ایک غیر معمولی قہاری اور ہیبت ناک تجلی سے عیسائی اقوام یاجوج ماجوج کی گردنیں آخر خدائے ذوالجلال کے سامنے خم ہوں گی۔ جیسے سورہ کہف کی آیت لقد جئتمونا کما خلقناکم اوّل مرّۃ سے ظاہر ہے۔ اس سے واضح الفاظ میں سورۂ مریم کے آخری رکوع کی آیات بینات سے بھی ظاہر و باہر ہے

وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً۔ لقد جئتم شیئاً ادّاً۔ تکاد السمٰوٰت یتفطّرن منہ وتنشق الارض وتخرّ الجبال ھدّاً۔ ان دعوا للرحمٰن ولداً وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولداً۔ ان کلّ من فی السمٰوٰت والارض الّا اٰتی الرحمٰن عبداً۔

پیشتر اس کے کہ میں ان آیات کا ترجمہ کروں۔ اور اس کا تعلق سورۂ کہف کے مضمون کے ساتھ واضح کروں۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں ان آیات کے سیاق و سباق کو واضح کردوں۔ تا یہ نہ سمجھا جائے کہ شعوقوں میں ہم شکل وہم معنی آیات کو دیکھ کر یونہی ادھر اُدھر اُن کا جوڑ اور پیوند دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس قسم کی کوشش میرے نزدیک ویسا ہی گناہ ہے۔ جیسا کہ افترا علی اللہ کرنا۔ قرآن مجید کی آیات کے مطالب سمجھنے اور بیان کرنے میں ہمیں غایت درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ بعض خوش فہم لوگ یہ کوشش بھی کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ کہیں کوئی آیت ہٹلر کے متعلق بھی نکل آئے۔ اس قسم کی کوشش کلام اللہ سے استہزا اور ان کے اپنے ذوق فاسد پر دلالت کرتی ہے

قرآن مجید میں ایک ہی لفظ یا ایک ہی جملہ مختلف معانی اور مفہوموں پر دلالت کرتا ہے۔ لفظ حشر کو ہی لیجئے۔ جو قرآن مجید میں ۳۹ جگہ استعمال ہوا ہے۔ پندرہ جگہ تو اس سے حیات آخرت والا حشر مُراد ہے اور نیرہ جگہ جنگ و قتال کی ہنگامہ آرائی مراد ہے

لفظ الحشر کے نام سے ایک مکمل سورۃ بھی ہے۔ جس میں یہودیوں کے ساتھ اسلامی جنگ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ھو الّذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتاب من دیارھم لاوّل الحشر۔ یعنی اللہ ہی نے ان یہودی کفار کو پہلی مٹھ بھیڑ کے لئے ان کے گھروں سے نکالا۔ یہاں حشر سے مراد جنگ کے لئے اکٹھا کرنا ہے۔ ایسا ہی سورۃ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا۔ وحشر لسلیمان جنودہ من الجن والانس والطیر فھم یوزعون۔ اس سے مراد بھی قوموں اور خونخوار پرندوں کا اکٹھا کرنا اور جنگی طیاری ہے۔ غرض ایک ہی لفظ یا ایک ہی جملہ مختلف مفہوموں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور الفاظ کے مفہوم کی تعیین سیاق کلام سے ہوا کرتی ہے۔ کلام کے سمجھنے کے لئے دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کس غرض سے سلسلہ کلام چلایا گیا ہے۔ بأس شدید کی تشریح میں میں نے جو آیت پیش کی ہے۔ وہ اس وقت تک پیش کرنے کی جُرأت نہیں کی۔ جب تک کہ پہلے تین باتیں نہیں دیکھ لیں۔ اوّل یہ کہ آیا یہ آیتیں مسیحیت کے متعلق ہیں یا نہیں۔ دوم یہ کہ آیا یہاں موعودہ فتنۂ مسیحیت ہی مراد ہے۔ یا مذہب عیسائیت کا ذکر عام رنگ میں کیا گیا ہے۔ سوم۔ یہ کہ سیاق کلام کیا کہتا ہے۔ یہ احتیاط میں نے اس لئے اختیار کی ہے۔ تا کلام اللہ کے سمجھنے۔ اور پیش کرنے میں غلطی نہ ہو۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ یہ واضح کروں۔ کہ آیات تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ اسی بأس شدید والے فتنہ سے متعلق ہیں میں پہلے سورۃ مریم کی آیات بینات کے سیاق کلام کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

سورۃ مریم سورۃ کہف کے مضمون کا تتمہ ہے

میرے نزدیک یہ سورۃ۔ سورۃ کہف کے مضمون کا ہی ایک تتمہ اور سورۃ کہف کی طرح عجیب و عجیب نشانات الٰہیہ کی حامل ہے۔ اس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ گھبراہٹ دُور کی گئی ہے۔ جو بأس شدید والی پیشگوئی کی وجہ سے آپ پر طاری ہوئی اس میں آپ کو کامل تسلی دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے۔ کہ بأس شدید کا مبلش انجام کیونکر اور کیا ہوگا۔ سورۃ مریم کی ابتداء یوں ہے۔ ذکر رحمۃ ربّک عبدہ زکریّا۔ تیرے رب کی اُس رحمت کا ہم ذکر کرنے لگے ہیں۔ جو زکریّا پر ہوئی۔ اذ نادیٰ ربّہ ندآءً خفیّاً جب اُس نے اپنے دِل گداز کی گہرائیوں سے اپنے رب کو پکارا۔ قال ربّ انّی وھن العظم منّی واشتعل الرّاس شیباً کہا۔ اے میرے رب میں کمزور ہو چکا ہوں۔ بڑھاپے سے میرا سر سفید ہے۔ مگر اے میرے رب اس مایوسی کے عالم میں بھی میں تیری رحمت سے مایوس نہیں۔ وانی خفت الموالی من ورآئی۔ مجھے یہ ڈر ہے۔ کہ میرے بعد میرے نااہل ورثاء میرا کاروبار بگاڑ دیں گے۔ وکانت امرأتی عاقراً۔ اور حالت یہ ہے کہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ تب بھی میں تجھ سے مایوس نہیں۔ فھب لی من لّدنک ولیّاً یرثنی ویرث من اٰل یعقوب واجعلہ ربّ رضیّاً۔ مجھے ایسا وارث عطاء فرما۔ جو میرے اور آلِ یعقوب کے ورثہ کو سنبھالنے والا ہو۔ اور جو تیری پسندیدہ ہو۔ زکریّا کی اس دُعاء پر انہیں یحییٰ دیا گیا۔ جو اُن کا وارث ہوا

اس ذکر رحمت کے بعد اس رحمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت مریم پر ہوئی مادی اسباب کی عدم موجودگی میں۔ روح القدس کی خاص تجلی سے۔ مریم بتول کے بطن سے بنی اسرائیل کے لئے ان کی نالائقی کے ایام میں عیسےٰ نبی جیسا ایک وارث دیا گیا جس نے انہیں سنبھالنے کی کوشش کی اور اس کے بعد حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب وکلاً جعلنا نبیّاً ابراہیم کو بھی غیر معمولی حالات میں اسحاق اور یعقوب جیسے نبی وارث دیئے۔ اور موسےٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ووھبنا لہ اخاہ نبیّاً۔ کہ انہیں بھی ان کا بھائی عطا کیا گیا۔ جو نبی تھا۔ اور ان کی عدم موجودگی میں ان کا جانشین بنا۔

غرض سورۃ مریم کے پہلے چار رکوعوں میں جس رحمت کے سلوک کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ رحمت وُہی ہے جس کا تعلق خوف اور مایوسی کی حالت میں ایک وارث نبی کے عطا کئے جانے کے ساتھ ہے یہ سارا ذکر کرنے کے بعد ملائکہ جو پیغام بشارت لانے والے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتے۔ اور ان الفاظ سے آپ کو تسلی دیتے ہیں وما نتنزّل الّا بامر ربّک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین ذالک ہم تو تیرے رب کے حکم ہی سے نازل ہوتے ہیں۔ اُسی کا ہے۔ جو اب موجود ہے۔ اور جو بعد میں ہونے والا ہے۔ یا جو ان دونوں زمانوں کے درمیان ہوگا۔ وما کان ربّک نسیّاً۔ اور تیرا رب ہرگز بھُولنے والا نہیں۔

سُورۂ مریم میں مسیح موعود کی بعثت کی پیشگوئی

اس اسلوب خطاب سے صاف واضح ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بأس شدید والے فتنۂ عظمےٰ کی مایوس کُن گھڑیوں میں ایک جانشین نبی دیا جائے گا۔ جو اسلام اور آپ کی امت کو سنبھالنے والا ہوگا۔ یہ ذوقی معنی نہیں جو میں نے اپنی طرف سے کئے ہوں۔ بلکہ زبان عربی کے مخصوص طرز بیان کا اور کوئی مفہوم اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔ تین انبیاء۔ اور مریم بتول کے حالات کا جو ایک ہی نوعیت کے ہیں۔ ذکر کرنے کے بعد یہ فرمانا۔ فخلف من بعدھم خلفٌ اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیّاً۔ کہ ان کے بعد ناہنجار جانشین پیدا ہو گئے جنہوں نے نمازیں ضائع کردیں۔ اور شہوتوں کے پیچھے لگ گئے۔ عنقریب وُہ اس کجروی کا بد انجام دیکھیں گے

الامن تاب وآمن وعمل صالحاً فاولٰئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون شیئاً۔ مگر جنہوں نے توبہ کی۔ اپنی کجروری سے باز آئے۔ سنئے سرے سے ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجالائے۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کے ساتھ نیک سلوک میں کمی نہ کی جائے گی۔ جنات عدن التی وعد الرحمٰن عبادہ بالغیب۔ وہ ہمیشہ کے جنت جن کا وعدہ رحمان نے بطور ایک خبر مستقل کے دیا ہے۔ انہ کان وعدہ ماتیاً۔ اس کا یہ وعدہ بھی پورا ہو کر رہے گا یہ آیات بھی بالتصریح اسی مفہوم کی تعیین کرتی ہیں۔ کہ سورۂ مریم میں سیاق کلام کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناخلف مسلمانوں کی برگشتگی کی اطلاع اور اس برگشتگی کے بعد ان کے دوبارہ رُوبہ اصلاح ہونے اور اس کے لئے ایک نبی جانشین کے دیئے جانے کی بشارت دینا مقصود ہے۔ سورۂ کہف کے [illegible] والے انذار سے یہ فکر آپ کو دامنگیر تھا۔ کہ اس سے مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہو جائے گی۔ اور وہ مرجائیں گے۔ آپ کو یہ فکر تھا کہ ان کے مرنے کے بعد ان کا احیاء نہ ہوگا۔ وما کان ربک نسیاً۔ یعنی تیرا رب تجھے نہیں بھولے گا۔ اس اسلوب خطاب کے یہی معنی ہیں۔ کہ یاس انگیز حالات میں پہلے نبیوں والا سلوک رحمت تجھ سے بھی کیا جائے گا۔ اور یہ سلوک رحمت اپنے اندر مریمی اور عیسوی شان بھی رکھے گا۔ آیت ما کان ربک نسیاً کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ویقول الانسان ءاذا ما مت لسوف اخرج حیاً۔ یعنی انسان تعجب کرتا اور کہتا ہے کہ جب میں مرگیا۔ تو کیا پھر میں زندہ کیا جاؤں گا۔ یہ آیت بھی مسلمانوں کی موت اور ان کے احیاء پر ہی دلالت کرتی ہے۔ اولا یذکر الانسان انا خلقناہ من قبل ولم یک شیئاً۔ کیا انسان کو یاد نہیں۔ کہ اسے ہم نے پیدا کیا۔ اور وہ کچھ بھی نہ تھا۔ یہ اسلوب بیان بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ناخلف امت کی روحانی موت کا اور اس کے احیاء کے لئے غیب سے سامان رحمت پیدا کرنے کا صاف پتہ دیتا ہے۔ کلام کو سمجھنے کے لئے دراصل کلام کا سیاق وسباق ہوتا ہے۔ اس سیاق وسباق کو ۴

۴ نظرانداز کرنے سے کلام بھونڈا اور بے جوڑ نظر آتا ہے۔

تعلیم وتربیت

انعامات الٰہیہ پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے

ایک سچے مسلمان کو اسلام کی طرف سے ہدائت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی روحانی یا جسمانی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اور اس طرح اس کا مزید فضل چاہا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ کہ اے مسلمانو اگر تم شکر کرو گے۔ تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفر اور ناشکری کرو گے۔ تو میرا عذاب سخت ہوگا۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین۔ اے مومن اللہ کی عبادت بجالا۔ اور پھر شکر کر گویا عبادت الٰہی کی توفیق ملنی بھی خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہے۔ اور اس پر مومن کو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہئیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اس کے متعلق یہ ہے۔ کہ آپ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو اتنا لبا قیام فرماتے۔ کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اللہ نے آپ پر بڑے بڑے فضل اور کرم کئے ہیں۔ پھر آپ اتنی تکلیف کیوں فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ جب خدا کے مجھ پر اتنے بڑے فضل وکرم اور احسانات ہیں۔ تو افلا اکون عبداً شکوراً۔ کیا میں اس کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ پس اسلامی ہدایت یہی ہے۔ کہ جب کسی بندہ پر خدا کی طرف سے کوئی روحانی یا جسمانی انعام ہو۔ تو اس پر زیادہ شکر بجالائے۔ یہ نہ ہو کہ خدا کی طرف سے تو انعام نازل ہو۔ اور بندہ ایسے کام کرے جو خدا کی نافرمانی کا موجب ہوں۔

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک شخص کے متعلق رپورٹ ملی۔ کہ اس کے ہاں ادھیڑ عمر میں خدا نے لڑکا دیا۔ مگر اس نے بجائے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کے یہ کیا کہ بعض ہندوؤں کی فرمائش پر کنچنی اور ڈوم منگوا کر تماشہ کرایا۔ اسی طرح حال ہی میں ایک شخص نے اپنے لڑکے کی شادی پر ناچنے والوں کو بلا کر تماشہ کرایا۔ حالانکہ ان مواقع پر خدا کا شکر عبادت کی صورت میں نفل پڑھ کر ادا کیا جاسکتا تھا۔ غرباء ومساکین کو کھانا کھلایا جاسکتا تھا۔ اور مساجد میں رقم بھجوائی جاسکتی تھی۔ ایسے لوگ جو خدا کی نعمتوں پر نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو ایک معزز شخص کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ اور اس نے اس کی خوب خاطر وتواضع کی۔ جب مہمان رخصت ہونے لگا۔ تو معزز میزبان نے معذرت کی۔ کہ وہ اچھی طرح سے خدمت نہیں کر سکا۔ اس پر بجائے اس کے کہ مہمان شکریہ ادا کرتا۔ اس نے کہا۔ کہ شاید آپ اپنی معذرت کے اظہار سے مجھ پر احسان جتانا چاہتے ہیں۔ مجھ پر آپ نے کوئی احسان نہیں کیا۔ بلکہ میں نے آپ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ میزبان نے کہا۔ کہ جناب میں تو پہلے ہی معذرت خواہ ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے۔ کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان فرمایا ہے تو میں آپ کا بہت ہی ممنون ہوں گا۔ اس پر مہمان بولا۔ کہ جب آپ مکان کے اندر جاتے تھے۔ اگر اس وقت میں مکان کو آگ لگا کر بھاگ جاتا۔ تو سارا مکان جل کر راکھ ہو جاتا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ اور یہ آپ پر میرا احسان ہے۔ میزبان اس کی نادانی پر خاموش ہو گیا اور اسے رخصت کر دیا۔ بعینہٖ وہ لوگ جو خدا کے احسانات پر اس کی نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔ اس مہمان کے بھائی ہیں۔ اور الٹا راستہ اختیار کرنے والے ہیں۔ جماعت کے عہدہ داران کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ احباب جماعت کی نگرانی رکھیں۔ اور اسلامی ہدایات کے مطابق عمل کرنے اور کرانے کی کوشش کریں:۔

خاکسار:۔ قمرالدین مولوی فاضل قادیان

افکارِ گوہر

میری امیدوں کا مرکز میرے ارمانوں کی جاں
ہے عطا تیری نمود دولت ایوانوں کی جاں
جتنی دل میں ہیں تمنائیں وہ سب تیرے لیے
ہے ترے جلوہ سے ہر اک زندگی کی روشنی
تیرے در پہ جھکتے ہیں سر ہر گدا وشاہ کے
حسن جاں پرور ہے تیرا ہر تصور کا ہے نور
کیا بصیرت کیا سماعت سب ترے محتاج ہیں
تیرے فیضِ عام پر ہے سب مدارِ زندگی
عالم امکاں ربوبیت سے تیری فیض یاب
رنگ سے تیرے ہے رنگیں کائناتِ دوجہاں
تیری رحمت ہے کفیل ہر غریب وہر امیر
دیکھنے والوں پہ تیرے بیخودی چھائی ہوئی
لعل ویاقوت وزمرد معدنی جوہر تمام
تو ہے مسجودِ ملائک خالق ارض وسما
یہ اگر سوز محبت سے ترے محروم ہو
حکمرانی کا تری مظہر بلال خستہ کی
تیرے قیسوں اور فرہادوں سے ہے دنیا بھری
کارفرما ہے ترا قانونِ قدرت ہر جگہ
کچھ نگہبانی کسی کی کوئی کرسکتا نہیں

تو ہے میری شمعِ ہستی میرے پروانوں کی جاں
شانِ قدرت ہے تری ان دنیوی شانوں کی جاں
یاد سے زندہ ہیں تیری تو ہے مہمانوں کی جاں
تو ہے روحوں کا سہارا اور سب جانوں کی جاں
تو غریبوں کا ہے داتا اور سلطانوں کی جاں
ہر تصور تیرا اور ہاں تو ہے دربانوں کی جاں
تو ہے سب آنکھوں کا نور اور تو ہے سب کانوں کی جاں
تو ہے داناؤں کی قوت اور نادانوں کی جاں
کافروں کی تو ہے تسکیں اور مسلمانوں کی جاں
تو بہشتوں کی ہے زینت اور گلستانوں کی جاں
سازِ ہستی تجھ سے قائم تو ہے سامانوں کی جاں
محویت میں پرورش پاتی ہے حیرانوں کی جاں
دستِ قدرت تیرا ان کا حسن اور کانوں کی جاں
تیری قدرت ہے نباتات اور حیوانوں کی جاں
پھر تو ہے جانوں سے بدتر ہے انسانوں کی جاں
ہے تری فرمانروائی سارے کاشانوں کی جاں
ہیں یہی ان کہساروں اور بیابانوں کی جاں
تو ہے شہروں پر مسلط تو ہے میدانوں کی جاں
فضل تیرا ڈھونڈھتی ہے سب نگہبانوں کی جاں

ہیں ترے محتاج رحمت گوہر اور اسکے عیال
تیری رحمت ہی فقط ہے ان پریشانوں کی جاں

ذوالفقار علی خان گوہر

ایک مخلص نوجوان کی افسوسناک وفات

انسانی زندگی خواہ کتنی لمبی ہو۔ بہرحال متاع مستعار ہے۔ موت یقینی امر ہے۔ لیکن موت کی بعض صورتیں بہت رنجدہ ہوتی ہیں۔ میاں عبدالمجید صاحب مرحوم قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مدرسہ احمدیہ کی چھٹی جماعت پاس کی۔ مگر والد کی وفات اور دیگر خانگی امور کے باعث تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اور دکان کا کام شروع کر دیا۔ چند سال یہی کاروبار رہا۔ اس عرصہ میں بھی مرحوم کئی دفعہ تبلیغ کے لئے مختلف مقامات پر جاتے رہے۔ آخر گذشتہ سال فوج میں بھرتی ہوگئے۔ میاں عبدالمجید مرحوم اپنی بوڑھی والدہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ عین جوانی کے عالم میں یہ نوجوان اپنی والدہ۔ بیوی اور اپنے اکلوتے بچے کو داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر ان کی موت بھی بالکل ناگہانی ہوئی ابھی چند روز قبل انہوں نے میرے ذریعہ سے ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ کی طرف سے تعلیمی سرٹیفکیٹ منگوایا تھا۔ تا اس طریق سے ان کی قلیل تنخواہ میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی۔ اور وہ مخلص دل جو اپنی بوڑھی والدہ کے آرام کا موجب بننے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ اپنے سب اعزہ و اقارب کو خدا کے سپرد کر کے دار آخرت کو چل بسا۔ میرے تجربہ میں میاں عبدالمجید صاحب دوکاندار سلسلہ کی خیرخواہی کے لئے اخلاص سے بھرا ہوا دل رکھتا تھا اور اس نے بسا اوقات غرباء کی امداد میں خود تکلیف برداشت کی۔ اللہ تعالےٰ اس کو نیک جزاء دے۔ اور اسے جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین۔

برادرم عبدالمجید مرحوم کی وفات بھی غریب الوطنی میں فیروزپور چھاؤنی میں ہوئی جو اور بھی المناک بات ہے۔ اس وفات سے مرحوم کی والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ مرحوم کے دوستوں کو بھی اس اچانک اور رنجدہ موت سے تکلیف ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ میاں عبدالمجید صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کے پسماندگان کا خود نگران ہو۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

جماعت احمدیہ یادگیر کا بیالیسواں سالانہ جلسہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یادگیر کا بیالیسواں سالانہ جلسہ ۲ و ۳ مارچ ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوا۔ جس کے لئے خدام الاحمدیہ نے شاندار تیاریاں کی ہوئی تھیں۔ خوش قسمتی سے مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان حیدرآباد آئے ہوئے تھے۔ وہاں سے ہم نے انہیں یادگیر بلوا لیا۔ پہلے روز جلسہ زیر صدارت مولوی میر اسحاق علی صاحب وکیل ہائیکورٹ منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر صاحب صدر نے کی جس میں جلسہ کی اہمیت و اغراض بیان فرمائیں۔ بعد ازاں مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ سلسلہ احمدیہ نے دلکش پیرایہ میں صداقت احمدیت پر تقریر کرتے ہوئے آیت خاتم النبیین۔ اور بل رفعہ اللہ کی تشریح کی۔ اس کے بعد خاکسار نے غیر احمدی مسلمات پیش کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اجراءِ نبوت ثابت کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین کی تعداد تین سو سے زائد تھی۔

دوسرے روز جلسہ زیر صدارت مولوی مومن حسین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی میر اسحاق علی صاحب وکیل نے ضرورت زمانہ پر تقریر کی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے دوران میں ہی پبلک کے شدید اشتیاق کے پیش نظر مولوی محمد یار صاحب عارف کو تقریر کے لئے کھڑا کیا گیا۔ مولوی صاحب نے احمدیت کے کارنامے بتلاتے ہوئے اسلام کا دیگر ادیان سے مقابلہ میں تبلیغ انگلستان کی تفصیلات بیان کیں۔ جس کو حاضرین دلچسپی سے سنتے رہے۔ تقریر دو گھنٹے تک ہوئی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے احمدیت کے نمونہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ احمدیت وہ جماعت ہے۔ جو خدا نے قائم کی۔ اس لئے احباب اس جماعت میں فوراً داخل ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ دیودرگ۔ رائچور۔ چنت کنٹہ اور محبوب نگر کے افراد شریک جلسہ تھے۔ خدا کے فضل سے ہر دو جلسوں کا بہت اچھا اثر ہوا۔

۴ مارچ رات کو ۸ بجے لجنہ اماءاللہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جسمیں مولوی محمد یار صاحب عارف نے عورتوں کی تعلیمی و تربیتی اصلاح پر تقریر کی اور صنف نازک پر سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بیان کئے۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل سیکرٹری

کیا احباب اب بھی تعاون نہ فرمائیں گے

موجودہ صبر آزما مشکلات میں جبکہ کاغذ کی نایابی نہایت خطرناک حد تک پہنچ چکی ہے۔ ہم نے احباب سے خواہش کی تھی۔ کہ وہ ادائیگی چندہ میں تعاون سے کام لیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ بعض احباب ہماری پے در پے درخواستوں کے باوجود اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قبل از وقت ان دوستوں کی فہرست شائع کر دی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ چندہ کی ادائیگی فرمائیں۔ یا وی۔پی روکنے کی اطلاع دے دیں۔ لیکن بعض دوست نہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی، پی جائے گا۔ تو اسے واپس کر دیتے ہیں۔ پھر بعض دوست اپنی سہولت کے پیش نظر ماہوار ادائیگی کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ کچھ دوست ایسے بھی ہیں۔ جو وی، پی رکوا کر کسی آئندہ وقت میں ادائیگی کا وعدہ کر لیتے ہیں۔ مگر وعدہ کے مطابق ادائیگی نہیں کرتے۔ سب باتیں دفتر کی مشکلات کو بڑھانے کا موجب ہو رہی ہیں۔ ہم ایسے تمام احباب سے مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ہر ممکن تعاون کیا جائے۔ اور ان نقصان رساں باتوں کو چھوڑ کر باقاعدہ۔ بروقت۔ اور وعدہ کے مطابق ادائیگی کا طریق اختیار کیا جائے۔

نیازمند مینیجر الفضل

"خطبہ نمبر" کے خریداروں کی خدمت میں

اس ہفتہ بھی چونکہ خطبہ جمعہ میسر نہیں آسکا۔ اس لئے یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں ارسال ہے۔ آئندہ جونہی خطبہ شائع ہوگا۔ احباب کی خدمت میں بھیج دیا جائیگا۔ احباب مطلع رہیں۔

وی۔پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ احباب وصول فرما کر تعاون کا ثبوت دیں!

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق

دواخانہ خدمتِ خلق میں نہایت محنت اور دیانتداری سے ہرقسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں. اور بعض حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمتِ خلق میں ہرقسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہروقت موجود رہتے ہیں اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے نہیں مل سکتیں. ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں تیار کر کے دے سکتے ہیں. ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں

شباکن

ملیریا کی بےنظیر دوا ہے. اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے. کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں. مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے طبیعت گھٹ جاتی تھی اُن میں سے کوئی نقص اس میں نہیں. آرام سے بخار اُتر جاتا ہے. تلی جگر اور معدہ کیلئے مفید ہے. قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمٰی تریاق ہے. کھانسی نزلہ دردسر. پیٹ درد. ہیضہ بچھو اور سانپ کاٹے. بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے. ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے. اسے کیا خریدا. گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی. قیمت بڑی شیشی ۱۲/ درمیانی شیشی ۸/ چھوٹی شیشی ۸/

اکسیر نزلہ

پُرانے نزلہ کیلئے بےنظیر دوا ہے. کسقدر پُرانا نزلہ ہو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے. جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہے یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے اور اسکا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کر کے دیکھیں دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑیگا قیمت فی شیشی ۱۲/

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہے. اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آجاتا ہے. ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اسکے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی تفصیلات میں جانا مشکل ہے جنکی عمر بڑی ہو انکو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے. قیمت تیس خوراک پانچ روپے۔

حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے ایک اکسیر دوا ہے حبوب جوانی مادۂ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بےنظیر علاج ہے. جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو. انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے. قیمت پچاس گولیاں تین روپے (۳/)

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی. خون کا دوران تیز کرنے والی. کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی. صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے قیمت چار تولہ ایک روپیہ۔

زدجام عشق

مشہور نسخہ ہے. اس کی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں. اسقدر لکھنا کافی ہے. کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے. اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں قیمت درجہ اول ساٹھ گولیاں چھ روپے۔ درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے۔

حب مروارید عنبری

دل و دماغ کی طاقت کی بےنظیر دوا ہے. سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے. یہ ایسی مجرب دوا ہے. کہ سینکڑوں طبیب اسکی خوبی کے معترف رہے ہیں. حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا معمول تھا. قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

حب جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے. اعصابی کمزوریوں. مالیخولیا. دماغ کی تھکن. سر چکرانے وغیرہ کی بےنظیر دوائی ہے. آزمودہ ہے. دُور دُور تک یہ دوا جاتی ہے. اور اپنی تعریف کرواتی ہے قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں. یا مر جاتے ہوں. اس کا استعمال درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے. ایام حمل میں اٹھرا کے لئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے. اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر بھی اچھا ہوتا ہے. کہ ساتھ اس کا استعمال کروایا جاوے. حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے. قیمت فی تولہ (للعہ) چار روپے۔

ہمدردِ نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں ایام حمل اور بعد میں کھلانی چاہئیں. اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں. اٹھرا کا بےخطا علاج ہے، بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو. قیمت فی تولہ ۱۲/

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو. ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے. قیمت فی تولہ ۶/

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانیوالی بےنظیر دوا ہے. قیمت چار تولہ ایک روپیہ۔

حب بماک

غضب کی مفید دوا ہے، خشک کھانسی کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے. کہ حیرت آتی ہے. جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو ان کو اس کا استعمال بہت مفید پڑیگا. قیمت سو گولیاں ۱۲/

حب کپساب

کپساب جسم کو گرمی پہنچانیوالی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بےنظیر دوا ہے. جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانیکی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں. ان کیلئے بےنظیر دوا ہے. قیمت یکصد گولیاں ۱۲/

سرمہ خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے. کثرت سے لوگ منگواتے ہیں. اور جو ایکدفعہ منگوالیں پھر کبھی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے. آنکھوں کی تمام بیماریوں کمزوری پانی آنے ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۶/ چھ ماشہ ۱۲/ تین ماشہ ۱۰/

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں ان کا بےنظیر علاج ہے. قیمت فی تولہ ۸/

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بےنظیر دوا تیار کی ہے اسمیں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے اور ہم نے ان خرابیوں کو دُور کرنیکی کوشش کی ہے جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں. قیمت پندرہ خوراک ۱۲/

مِلنے کا پتہ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

بقیہ صفحہ ۲ :- تو صرف اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی۔ اسکے بعد خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پیغام صلح کو پیش کیا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ میرے بعد گیانی عباداللہ صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر روشنی ڈالی۔ جو کامل دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ نے اپنے لیکچر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں کے درمیان صلح کرانے کے لئے یہ بہترین اصل پیش کیا ہے کہ ہم ان گذشتہ واقعات کو جن کی صحت اور عدم صحت کے متعلق اختلاف ہے۔ پیش کرکے اپنی راہ میں کانٹے نہ بوئیں۔ کیونکہ ظالم اور مظلوم دونوں خدا کے سامنے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کو احترام کی نظر سے دیکھیں اور آپس میں مذہبی رواداری برتیں۔ تینوں تقریریں بہت دلجمعی کے ساتھ سنی گئیں۔ اور حاضرین نے پوری دلچسپی کا اظہار کیا۔ جلسہ کے خاتمہ کے معاً بعد بعض ہندو صاحبان اور مکرم سردار چنن سنگھ صاحب نے کھڑے ہوکر یہ خواہش ظاہر کی کہ آج بارش کے سبب حاضری بہت کم ہے اور یہ ایسی تقریریں ہیں کہ جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سننی چاہئیں۔ اس لئے کل پھر جلسہ ہو۔ اور ہمارے مہمان مقررین صاحبان تقریریں فرمادیں۔ چنانچہ دوسرے دن جناب سردار چنن سنگھ صاحب نے ایک اشتہار اپنی طرف سے شائع کرکے شہر میں تقسیم کرایا۔ اور مختلف مذاہب کے نمائندوں نے ایک ٹانگہ میں اکٹھے بیٹھ کر شہر کے ہر بازار اور کوچہ میں اس جلسہ کی منادی کی اور ساتھ ساتھ اشتہار بھی تقسیم کئے جن کا مضمون حسب ذیل تھا :-

"آج شام کو سات بجے تلک ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ جس میں ہندوستان میں قیام امن کے ذرائع پر لیکچر ہوں گے۔ ہندوستان کے مشہور لیڈر مولانا محمد علی صاحب و شوکت علی صاحب مرحوم کے بھتیجے مولانا عبدالمالک خانصاحب اور مولوی محمد عمر صاحب اور گیانی عباداللہ صاحب تقریر فرمائیں گے۔ تمام ہندو مسلمان اور سکھوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ نیاز مند ایس چنن سنگھ"

یہ اشتہار اردو اور ہندی میں لکھکر شائع کیا گیا

حسب اعلان دوسرے دن ایس چنن سنگھ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ ہال کھچاکھچ بھرا ہوا تھا۔ جس میں ہندو سکھ مسلمان سب شریک ہوئے۔ جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعدازاں صاحب صدر نے مقررین کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مولوی عبدالمالک خان صاحب فاضل نے ایک برجستہ اور مدلل تقریر کی۔ آپ نے مؤثر پیرایہ میں قرآن کریم سے پندرہ امور پیش فرمائے جن سے بتلایا۔ کہ ہندو مسلمانوں میں محبت و اتحاد پیدا ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ دونوں قومیں اسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان تجاویز کو بالتفصیل پیش کیا جو دونوں قوموں کے درمیان صلح اور اتحاد کیلئے بطور اساس ہیں جیسے سیرۃ پیشوایان مذاہب، سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اجلاس وغیرہ۔ مولوی صاحب کی تقریر بہت دلچسپی سے سنی گئی اس کے بعد خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کی جس میں عاجز نے ان تجاویز کو پیش کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستان میں قیام امن کے لئے پیش فرمائی ہیں۔ اور اس کی تفصیل و توضیح قرآن کریم کی آیتوں اور وید منتروں سے کی۔ خدا کے فضل سے اس تقریر کو ہندوؤں نے بہت دلچسپی سے سنا۔ میرے بعد گیانی صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے بہت سی مثالیں دیکر بتایا کہ ہندوستان میں سکھوں اور مسلمانوں کے بزرگ کس طرح متحد رہتے رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور رواداری کا برتاؤ کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد سٹوڈنٹس فیڈریشن کے سکرٹری صاحب نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے ہماری تقریروں پر ان الفاظ میں ریویو فرمایا کہ آج جو تقریریں ہم نے سنی ہیں۔ اس سے قبل ایسی تقریریں سارے کانپور نے نہیں سنی ہوں گی۔ آجتک ہم ہندوستان میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا حل اقتصادی اصول کے ماتحت طے کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن آج کی تقاریر کو سنکر ہم کو معلوم ہوا کہ ہماری ساری کوششیں عبث اور رائیگاں گئیں اور ہم صحیح حل کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ ہم نے ہمیشہ مذہب کو ہی باہمی فساد اور شورش کا نتیجہ سمجھا۔ لیکن مذہب کی اصلیت کے سمجھنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور عام طور پر دہریت پھیل گئی۔ آج کی تقریروں نے ہمارے دلوں کو روشن کردیا۔ اور ہم کو ہندو مسلم سمجھوتے کا صحیح حل یہی معلوم ہوا۔ کہ ہم مذہب کی حقیقت کو سمجھکر اس صحیح راستہ کے ماتحت جو آج ہم نے سنا ہے۔ اس مسئلہ کو بآسانی حل کرسکتے ہیں۔ اور جو نفرت ہم کو پہلے بانی اسلام یا دوسرے مذہبی ریفارمروں سے تھی۔ آج کی تقریروں کو سنکر وہ ہمارے دلوں سے ڈھلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کا پرچار چند بار بھی ہوا۔ تو ہم ایک دوسرے کے بہت قریب ہوجائیں گے۔ اور میں بہت زور سے اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ رام کرشن اور حضرت محمد صاحب (صلعم) خدا کے نبی اور اولوالعزم ہستیوں میں سے ہیں۔ اور ہماری نجات ان کی اطاعت کرنے میں ہی ہے۔ ان تقریروں کو سنکر ہم کو اس وجہ سے بھی خوشی پیدا ہوئی۔ کہ جہاں اور لوگ ہم کو آپس میں لڑاتے ہیں وہاں جماعت احمدیہ کے نمائندوں کی یہ بہت مبارک کوشش ہے کہ وہ ہمارے دلوں کے ملانے میں کوشاں ہیں۔ اور ہمارے مقررین اس کیلئے سراپا آرزومند نظر آتے ہیں۔ ہمارے اس تاریک ہندوستان میں ایسے روشنی پھیلانے والے لوگ مبارک ہیں۔ ہم اپنے مہمانوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ کانپور جیسے شہر کو جس میں آئے دن فساد رہتے ہیں کبھی نظر انداز نہ کریں گے۔ اور وقتاً فوقتاً ہم کو سبق دیتے رہیں گے۔

بعدازاں ہم آگرہ چلے آئے راستہ میں مختلف علاقوں کے رہنے والوں کو پیغام حق پہونچایا۔ آگرہ میں صداقت مسیح موعود اور کرشن کا اوتار کے مضامین پر لیکچر ہوئے ۲۴ فروری کو صاحب نگر گئے۔ وہاں چار پانچ سو آدمی اردگرد کے دیہات سے جمع ہوگئے تھے۔ جہاں ہماری تقریریں ہوئیں۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بعض لوگوں نے سوالات دریافت کئے۔ جن کے تفصیلی جواب دئے گئے۔ خدا کے فضل سے ان تقریروں کا اچھا اثر پڑا +

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کینبرا - ۱۲ / مارچ - ایک اعلان مظہر ہے کہ نیوگنی میں جن مقامات پر جاپانی فوجیں اتری ہیں. وہاں آسٹریلین طیارے زبردست حملے کر رہے ہیں۔ جاپانی بیڑے کے اگلے دستوں پر بھی خوفناک بمباری کی گئی۔ اور ۱۳ فوج بردار جہاز غرق کردئے گئے۔ ایک فوجی ممبر نے آسٹریلیا کے طیاروں کے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملے ابھی بہت خفیف ہیں۔ آئندہ شدید حملے کئے جائیں گے۔

چنگنگ - ۱۲ / مارچ - ایک سرکاری اعلان کے مطابق ہونان کے میدان میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ تیس ہزار جاپانی سپاہی چینی مورچوں پر حملہ کر رہے ہیں۔

لنڈن - ۱۲ / مارچ - ڈچ وزیراعظم نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم اپنے بیڑے کو ترتیب دے رہے ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں جب ہمیں سمندر اور ہوا میں برتری حاصل ہوجائے گی۔ تو ہم جاپان پر حملہ کردیں گے۔ اس وقت جاوا میں جاپانیوں کے خلاف ہماری لڑائی بے فائدہ تھی۔ یہ ایک بھاری شکست ہے۔ مگر ہمارے حوصلے مضبوط ہیں۔

لنڈن - ۱۱ / مارچ - ہٹلر اپنے فوجی مشیروں کے ساتھ یوکرین کے دارالسلطنت "کیف" میں پہنچ گیا ہے۔ وہاں سے وہ جرمن حملہ کی رہنمائی کرے گا جو بہار کے موسم میں روس پر کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نازی فوج کے اڑھائی ڈویژن روسیوں پر حملہ کرنے کے لئے ہٹلر کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ نیز جرمنی کے حلیف ملکوں سے بھی تیس ڈویژن فوج کی امداد پہنچنے والی ہے۔

لاہور - ۱۲ / مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب کے بعض حلقوں میں یہ افواہ ہے کہ حکومت زمینداروں کے کھیتوں سے گندم کی نئی فصل پر قبضہ کرلینا چاہتی ہے یہ افواہ قطعاً بے بنیاد ہے۔ گورنمنٹ اس قسم کی مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی